Regd No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از الفضل سید اللہ ممن یو سیشاء

تار کا پتہ "الفضل" لاہور

روزنامہ

الفضل

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

۷ ربیع الاول

جلد ۶/۴۰ | ۲۷ نبوت ۱۳۳۱ ھش | ۲۷ نومبر ۱۹۵۲ء | نمبر ۲۷۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۶ نومبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعا فرمائیں۔

لاہور ۲۶ نومبر۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو آج صبح سے ضعف اور جسم میں درد کی شکایت ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم

اوچہ میدارد بمدح کس نیاز
مدح او خود فخر ہر مدحت گرے
ہست او در روضۂ قدس و جلال
وز خیال مادحاں بالاترے

ترجمہ۔ اس کو کیا حاجت ہے کہ کوئی اس کی تعریف کرے۔ اس کی تعریف کرنا خود تعریف کرنے والے کے لئے باعث فخر ہے۔ وہ قدس اور جلال کے باغ میں رہتا ہے۔ اور تعریف کرنے والوں کے خیالات کی رسائی سے بالاتر ہے۔ (درثمین فارسی)

کینیا میں فسادات بہت نازک صورت اختیار کر چکے ہیں، برطانوی وزیر نوآبادیات کا اعلان

برطانوی کمانڈر پر حملہ کرنے کی پاداش میں دو ہزار افریقیوں کو گھر بار سے دستبردار ہونیکی سزا

لنڈن ۲۶ نومبر۔ وزیر نوآبادیات مسٹر لٹلٹن نے کل برطانوی دارالعوام میں کینیا کی صورت حال پر ہنگامی بحث کے وقت اس امر کا اعتراف کیا کہ وہاں "ماؤ ماؤ" جماعت کی سرگرمیوں کی وجہ سے فسادات نے بہت نازک صورت اختیار کر لی ہے۔ ایک سابق وزیر نوآبادیات نے مطالبہ کیا کہ وہاں فوری طور پر ایک کمیشن بھیجا جائے جو حالات کا پوری طرح جائزہ لینے کے بعد رپورٹ کرے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر وہاں فسادات اسی طرح جاری رہے۔ تو یہ نسلی تنازعات کی صورت اختیار کر لیں گے۔ اور پھر ان پر قابو پانا بہت مشکل ہو جائے گا۔ مسٹر لٹلٹن نے یہ بتلاتے ہوئے کہ حکومت صورت حال کی نزاکت سے پوری طرح باخبر ہے کمیشن بھیجنے سے اتفاق نہیں کیا۔

کینیا میں کیکیو قبیلے کے لوگوں کے لئے بھی اجتماعی سزا کا اعلان کیا گیا ہے۔ ان میں سے ۲ ہزار مرد عورتوں اور بچوں کو گھر بار اور کام کاج سے دست بردار ہو کر اپنا علاقہ ترک کرنا پڑے گا۔ پچھلے دنوں ایک برطانوی کمانڈر اور اسکی بیوی پر حملہ کیا گیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ ان لوگوں نے اس میں حصہ لیا تھا۔ پچھلی اتوار کو وہاں جو فساد ہوا تھا اس کی وجہ سے ۲۰۳ سے زیادہ افراد پر مقدمہ چلایا جائے گا۔ اس فساد میں بہت سے افریقی ہلاک ہوئے تھے۔ کیکیو قبیلے کے بھی ۲۰ آدمیوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ انہوں نے ماؤ ماؤ جماعت سے ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔

لارڈ سالسبری سے خواجہ ناظم الدین کی ملاقات

لنڈن ۲۶ نومبر۔ وزیر اعظم پاکستان الحاج خواجہ ناظم الدین نے کل تعلقات دولت مشترکہ کے برطانوی وزیر لارڈ سالسبری سے طویل ملاقات کی۔ اس سے پہلے آپ نے دوپہر کا کھانا برطانوی وزیر خزانہ مسٹر بٹلر کے ساتھ کھایا۔ ان ملاقاتوں میں اقتصادی اور مالی امور پر بات چیت ہوئی۔ معلوم ہوا ہے کہ کل خواجہ ناظم الدین سے ملاقات کے وقت ملکہ الزبتھ دوم نے پاکستان کے تازہ ترین حالات میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور پاکستان نے ناموافق حالات پر قابو پانے میں جو کامیابی حاصل کی ہے اسے سراہا۔ کل ۲۶ صبح الحاج خواجہ ناظم الدین نے لارڈ سالسبری کی خاص دعوت پر نشانہ بازی میں بھی حصہ لیا۔ اور ان نئی بندوقوں کو آزمایا۔ جو ابھی ابھی خریدی گئی ہیں (اسٹار)

مسٹر ایڈن کے جہاز کو راستہ میں اترنا پڑا

لنڈن ۲۶ نومبر برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ایڈن اور آسٹریلیا کے وزیر اعظم مسٹر منزیز کل جس جہاز میں نیو یارک سے لنڈن آرہے تھے۔ اسے انجن کی خرابی کی وجہ سے نیو فاؤنڈلینڈ کے مقام گنڈر میں واپس اترنا پڑا۔ جہاز میں پٹرول کی ٹینکی ٹپکنے لگی تھی۔ وہ دولت مشترکہ کی کانفرنس میں شرکت کے لئے آج صبح لنڈن پہونچنے والے تھے۔ اب وہ آج رات کسی وقت لنڈن پہونچیں گے۔

پنجاب میں موجودہ مالی سال میں ڈیڑھ سو میل لمبی سڑکوں کی تعمیر

لاہور ۲۶ نومبر۔ پنجاب میں سڑکوں کی ترقی کے چھ سالہ منصوبے کے تحت موجودہ مالی سال میں ڈیڑھ سو میل لمبی سڑکیں تعمیر کی گئی ہیں۔ اس وقت لائل پور اور شیخوپورہ کے درمیان ایک ۶۰ میل لمبی سڑک زیر تعمیر ہے۔ جو لاہور اور لائل پور کے درمیان متبادل سڑک کا کام دے گی علاوہ ازیں موجودہ سڑک کے مقابلہ میں سات میل کا فاصلہ بھی بچ رہے گا۔ تعمیر کا کام دسمبر کے آخر تک مکمل ہو جائے گا۔

پاکستان میں نائیجیریا کے دو وزیروں کی آمد

کراچی ۲۶ نومبر۔ نائیجیریا کا ایک وفد آج کراچی پہونچا ہے جس میں وہاں کے دو وزیر اوبولوڈو اور اوکن لیبو بھی شامل ہیں۔ مسٹر اوبولوڈو نے آج اخبار نویسوں کو بتایا کہ وہ پاکستان کے علاوہ چار اور ملکوں میں بھی جائیں گے اور دیکھیں گے کہ وہاں کے لیڈر مشکلات پر کس طرح قابو پا رہے ہیں۔ وفد پاکستان میں پانچ روز قیام کرے گا۔ اور اس دوران میں اس بات کا بھی انتظام کرے گا۔ کہ نائیجیریا کے طلباء حصول تعلیم کی غرض سے پاکستان آسکیں۔

سرحد پر ایک لاکھ روپے کے نوٹ اور سونا پکڑا گیا — کسٹم پولیس کا کارنامہ

ڈھاکہ ۲۶ نومبر۔ چاٹگام سے ۲۵ میل دور کسٹم پولیس نے پاکستان اور برما کی سرحد پر ایک لاکھ روپے کے نوٹ اور بڑی مقدار میں سونا پکڑا ہے یہ کسٹم سے بچنے کی بڑی وارداتوں میں سے ایک ہے۔ جسے پولیس نے اپنی مستعدی سے ناکام بنا دیا۔

دفعہ ۱۴۴ میرے مشورے سے نافذ کی گئی ہے (اے ٹی نقوی)

کراچی ۲۶ نومبر۔ کراچی کے چیف کمشنر مسٹر اے ٹی نقوی نے کہا ہے کہ کراچی میں میرے مشورہ سے مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ نافذ کی تھی۔ اس کی ذمہ داری کسی اور پر عائد نہیں ہوتی۔ اس امر کا کافی ثبوت موجود ہے۔ کہ شہر میں اس کا نفاذ ضروری تھا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۲ میکلیگن روڈ لاہور شائع کیا۔

تعلیم و تربیت کا ایک پہلو

تعلیم و تربیت کا ایک پہلو تنظیم ہے جو بہت بابرکت ہے۔ اس پر افراد اور قوم کی ترقی کا بڑا انحصار ہے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زیر ہدایت جماعت میں ہر جگہ لجنات اماء اللہ قائم ہیں۔ اگر کسی نئی جماعت میں نہیں۔ تو قیام میں دیر کیوں؟ تاخیر کے معنی یہی ہیں۔ کہ جو برکات تنظیم کے ساتھ وابستہ ہیں اُن کے حصول میں دیر ہوئی ہے۔ اور اصلاح و علمی ترقی اور تربیت کے سلسلے میں جو مفید کام ہونا چاہیئے تھا وہ نہیں ہوا۔ تاخیر کی وجہ چاہے کچھ ہو۔ نقصان واضح ہے۔ کام کرنے والی جماعتوں کے افراد میں سستی نام کو بھی نہیں آتی۔ اور چونکہ اولاد کی تربیت میں ماں کا اثر باپ کی نسبت کہیں زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے لازم ہے۔ کہ سب بہنیں لجنہ کی ممبر بن کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے منشاء مبارک کو پورا کرتی ہوئی مقامی طور پر تربیت و اصلاح کے پروگرام پر عمل پیرا ہوں۔

بچوں کو نماز کی پابندی سکھلائیں۔ لڑکیوں کو اپنے ساتھ لجنہ کی کارروائی میں شریک رکھیں مجلس کے آداب سکھلائیں۔ تاکہ جماعتی کاموں میں حصہ لینے کی ان میں اہلیت پیدا ہو۔ اور دینی خدمت کا شوق حاصل کریں۔ نماز کا ترجمہ یاد کرا کے ان سے جلسہ میں سنیں۔ چھوٹی چھوٹی سورتیں یاد کرا کے ان سے تلاوت کرائیں۔ درثمین کے اشعار یاد کرا کے پڑھایا کریں۔ چھوٹے چھوٹے مضامین ان کو یاد کرا کے ان سے تقریریں بھی کرایا کریں۔

اللہ تعالےٰ ہمارے بڑوں کو بھی، اور چھوٹوں کو بھی، ہماری بہنوں کو بھی، اور بھائیوں کو بھی اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

خدام الاحمدیہ ــــ اور ــــ اخلاق فاضلہ

کسی قوم کے مستقبل کا اندازہ لگانے کا ذریعہ اس کے نوجوان ہوتے ہیں۔ جس قوم کے نوجوانوں کے اخلاق اچھے ہوں اس کا مستقبل بھی نہایت درخشندہ ہوتا ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کے اغراض میں سے ایک غرض یہ بھی ہے۔ کہ خدام صحیح اسلامی اخلاق کے حامل ہوں۔ لہذا اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے یہ سلسلہ شروع کیا جا رہا ہے کہ اخبار الفضل میں اخلاق و آداب کے متعلق چھوٹے چھوٹے نوٹ شائع کئے جایا کریں۔ تاکہ احمدی نوجوان اپنے آپ کو ان اخلاق کا آئینہ دار بنائیں۔ ذیل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ارشاد مبارک کا اردو ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ:۔

"حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ ایک مسلمان کے ذمے دوسرے مسلمان بھائی کے چھ حقوق ہیں۔

(۱) مریض کی عیادت (۲) وفات یافتہ کی تجہیز و تکفین میں شریک ہونا۔ (۳) قبولیت دعوت (۴) عند الملاقات السلام علیکم کہنا۔ (۵) تشمیت عطس یعنی چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو اس کو یرحمکم اللہ کہنا۔ (۶) اپنے بھائی کی موجودگی میں اور غیر حاضری میں اُس کی خیر خواہی کرنا" (مشکوٰۃ کتاب الاداب)

جملہ نوجوانان احمدیت سے استدعا ہے۔ کہ وہ ان حقوق کی ادائیگی کی طرف خاص طور پر توجہ فرمائیں۔ قائدین خدام مجلس خدام الاحمدیہ سے بھی امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی مجالس کے خدام کو ان اخلاق کا حامل ہونے کی تلقین و تحریک فرماتے رہیں گے۔ (مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جلسہ سالانہ کے موقع پر الفضل کا خاص نمبر شائع ہوگا

سلسلہ کے اہلِ قلم احباب سے درخواست

حسب سابق اس دفعہ بھی جلسہ سالانہ کے موقع پر الفضل کا ایک خاص نمبر شائع ہوگا۔ جس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے عقائد اس کی قومی و ملی خدمات اور مخالفین کی طرف سے جھوٹے پروپیگنڈا کے جواب میں مبسوط مضامین شائع کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ

سلسلے کے اہل قلم بزرگوں اور احباب سے استدعا ہے۔ کہ وہ الفضل کی اعانت کرتے ہوئے اس نمبر کے لئے مضامین تحریر فرمائیں۔ جملہ مضامین ۳۰ نومبر تک دفتر میں پہنچ جانے چاہئیں (ادارہ)

تیغِ قرآں کی دھار ہیں ہم لوگ

یثربی بادہ خوار ہیں ہم لوگ ۔۔۔ بے خود و ہوشیار ہیں ہم لوگ

سینکڑوں سال کی خزاں کے بعد ۔۔۔ مژدۂ نو بہار ہیں ہم لوگ

ہم کہاں روز روز آتے ہیں ۔۔۔ نادرِ روزگار ہیں ہم لوگ

نہ کرو ہم سے دشمنی لوگو! ۔۔۔ رونقِ کوئے یار ہیں ہم لوگ

یہ نہ سمجھو ہیں بے سروساماں ۔۔۔ صاحبِ اختیار ہیں ہم لوگ

کفش بردارِ شاہِ بطحا ہیں ۔۔۔ اس لئے تاجدار ہیں ہم لوگ

ہم ہیں پروردۂ مسیحِ زماں ۔۔۔ زیست سے ہمکنار ہیں ہم لوگ

دوستوں کے تو دوست ہیں لیکن ۔۔۔ دشمنوں کے بھی یار ہیں ہم لوگ

برگِ گل کی بھی لوچ ہے ہم میں ۔۔۔ اور کبھی سنگ خار ہیں ہم لوگ

بیکراں تیرگی کے سایوں میں ۔۔۔ مشعلِ رہگذار ہیں ہم لوگ

ہم میں ہیں آخرین منہم بھی ۔۔۔ تیغِ قرآں کی دھار ہیں ہم لوگ

ذات میں اپنی کچھ نہیں ناہید
صنعتِ کردگار ہیں ہم لوگ

(عبد المنان ناہید)

چندہ جلسہ سالانہ کے مبارک ایام قریب ہیں!

ہمارا جلسہ سالانہ انشاء اللہ تعالےٰ دسمبر ۱۹۵۲ء کے آخری ہفتہ میں ربوہ دار الہجرت میں منعقد ہوگا۔ جلسہ سالانہ کے چندہ کو ایک لازمی چندہ قرار دیا گیا ہے۔ اور اس کی شرح ایک ماہ کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ مقرر ہے۔ اگر یہ چندہ جلسہ سالانہ سے قبل ادا کر دیا جائے۔ تو جلسہ سالانہ کے انتظامات سہولت سے ہو سکتے ہیں

جلسہ سالانہ میں اب قریباً ایک ماہ رہ گیا ہے۔ آجکل چندہ جلسہ سالانہ فراہم ہو رہا ہے۔ آپ بھی جلسہ سے قبل اپنے ذمہ کا چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما دیں تاکہ اس جلسہ سالانہ کے انعقاد میں آپ کا بھی حصہ ہو۔ جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ کے منشاء کے مطابق قائم کیا۔ اللہ تعالےٰ آپ کو توفیق بخشے۔ امین

(نظارت بیت المال ۔ ربوہ)

روزنامہ الفضل ——— لاہور

طفل تسلیاں

ہم شروع ہی سے یہ واضح کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ کہ مودودیوں کی تحریک ایک خالص لادینی تحریک ہے۔ جس کی اٹھان اشتراکیت اور فاشزم کے اس طریق کار پر ہوئی ہے۔ کہ ملک کے اقتدار پر بالجبر قبضہ کیا جائے۔ اور اپنے نظریات بالجبر ٹھونسے جائیں۔ مگر چونکہ جن لوگوں میں اس لادینی تحریک کو پروان چڑھانے کا ارادہ ہے۔ وہ اسلام کو پسند کرتے ہیں۔ اس لئے اس کو اسلامی اصطلاحات سے مزین کیا گیا ہے۔

تمام الٰہی تحریکوں کا منتہائے مقصود اللہ تعالیٰ کی بادشاہت قائم کرنا ہے۔ اور چونکہ قرآن کریم میں بھی اس مطلب کے الفاظ اور فقرے موجود ہیں۔ جیسا کہ ان الحکم الا للہ۔ مَلِکُ النَّاس وغیرہ۔ اس لئے مودودی صاحب کو جنہیں معانی و مطالب کے الٹ پھیر میں ید طولیٰ حاصل ہے۔ اپنی ہوس اقتدار کو اقامتِ دین اور قیام حکومت الٰہیہ کے نام سے موسوم کرکے مسلمانوں کو فریب دینے کا خاصہ موقع ملتا ہے۔

سمجھدار علماء اور مسلمانوں کا سنجیدہ طبقہ تو آپ کے اس اپچ کو خوب سمجھتا ہے۔ چنانچہ علامہ سید سلیمان ندوی۔ مولانا اشرف علی۔ مولانا کفایت حسین۔ مولانا حسین احمد مدنی۔ مولانا عبدالماجد دریا آبادی وغیرہم اکابر علمائے اسلام آپ کی اس اپچ کو اچھی طرح واشگاف کر چکے ہیں۔ اور علماء کی ایک کثیر تعداد نے آپ کے خلاف کفر و ارتداد تک کا فتویٰ بھی دیا ہے۔ ہم کچھ حوالے الفضل کی گذشتہ اشاعتوں میں شائع کر چکے ہیں۔ سب نے آپ کی تحریک کو غیر اسلامی اور لادینی بتایا ہے۔ اور اکثر نے یہی رائے ظاہر کی ہے۔ کہ مودودی صاحب اسلام کو بھی عام لادینی ازموں کی طرح کا ایک ازم بنانے پر تلے ہوئے ہیں۔ اور دراصل ان کی تحریک خارجیت۔ اعتزال ایسی تحریکوں ہی کی آواز بازگشت ہے۔

"دام ہمرنگ زمین" کی وجہ سے شروع شروع میں بعض علمائے اسلام فریب کھا گئے تھے۔ چنانچہ وہابیوں اور دیوبندیوں نے خاص طور پر دھوکا کھایا۔ مگر آہستہ آہستہ جب نزدیک سے مودودی صاحب پر ان کی نگاہ پڑی۔ تو انہوں نے اپنا دامن کھینچ لیا۔ اب یہ حال ہے۔ کہ چند نئے شکاروں کے سوا ان کے پاس کوئی نہیں پھٹکتا۔ گذشتہ دنوں جو دستوری ہفتہ منایا گیا ہے۔ اور جس کا اپنے اخباروں میں بڑا چرچا کیا گیا ہے۔ اس میں کسی قابل قدر عالمِ دین نے آپ کا ساتھ نہیں دیا۔ دراصل یہ ہفتہ بھی مودودی صاحب کی ناکامیوں کا ایک تازہ نشان ثابت ہوا ہے۔

بات یہ ہے۔ کہ مولانا کا اسلام پر قطعاً ایمان نہیں ہے۔ آپ صرف اسلام کی مقدس اصطلاحات سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ چونکہ حقیقت پیچھے کچھ بھی نہیں۔ اس لئے شریعت کا ڈھونگ ہر بار اپنا کھوکھلا پن نمایاں کر دیتا ہے۔ اور ہر بار دیکھنے والے آپ کے اندازِ قد کو پہچان جاتے ہیں۔ جب پیچھے حقیقت نہ ہو۔ تو قول و فعل کا تضاد لازمی ہے۔ آپ نے رسالہ جہاد فی سبیل اللہ اور الجہاد فی الاسلام میں جو خود ساختہ لادینی نظریات جبر و اکراہ پیش کئے ہیں۔ عمل کی دنیا میں آپ نے ہمیشہ ان کی تردید پیش کی ہے۔ آپ نے اب تک جو جو عملی اقدام کیا ہے۔ اس نے آپ کی تمام تحریک کو ایک اضحوکہ بنا کر رکھ دیا ہے۔ زیادہ سے زیادہ آپ علامہ مشرقی کے مثنیٰ ثابت ہوئے ہیں۔ یا صرف ایک شیخ چلی۔

۲۱ نومبر ۱۹۵۲ء کو دستوری ہفتہ کا آخری دن تھا۔ اس روز جلوس و جلسہ کا انتظام تھا۔ اس سے دو دن پہلے ہفت روزہ "کوثر" اور ماہنامہ "ترجمان القرآن" سے حکومت نے دوبارہ ضمانت طلب کی تھی۔ مودودی صاحب روپیہ کی وجہ سے نہیں بلکہ کسی اور مصلحت کے پیش نظر لاہور سے کراچی جا نکلے۔ کراچی ایسے حالات میں شاید لاہور سے زیادہ محفوظ جگہ ہے۔ وہاں آپ نے ایک تقریر فرمائی۔ جس میں ارباب حکومت کو دھمکیاں بھی دے ڈالیں۔ ساتھ ہی آپ نے ۲۳ نومبر ۱۹۵۲ء کو کراچی میں "اپنے دستخطوں سے ایک بیان میں برسرِ اقتدار طبقہ کی بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی رپورٹ کو آخری لمحہ پر مزید غور و خوض کے لئے روکنے پر مبارکباد دی۔ اور یہ امید ظاہر کی ہے۔ کہ برسرِ اقتدار طبقہ ٹھنڈے طریقے سے ان پر دوبارہ غور کریگا اور ایسی رپورٹ تیار کرے گا۔ جو عوام کے لئے قابل قبول ہوگی۔ گذشتہ ہفتہ کے دوران میں انہوں نے یہ ضرور محسوس کر لیا ہوگا۔ کہ عوام اس پر کتنی سنجیدگی سے سوچ رہے ہیں۔ اور صرف یہی بہتر ہے۔ کہ ہم انہیں پُرامن اور ٹھنڈے ماحول میں اس رپورٹ پر دوبارہ غور کرنے کا موقع دیں۔ اور اس کے لئے میں ان تمام افراد سے جو دستوری مطالبہ کے لئے کام کر رہے ہیں۔ اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس وقت ذرا ٹھہر جائیں۔ اور جب اگلے ماہ رپورٹ پیش کی جائے گی۔ تو اس وقت انشاء اللہ اس کا ویسا ہی استقبال کیا جائے گا۔ جس کی وہ مستحق ہے۔"

(تسنیم ۲۵ نومبر ۱۹۵۲ء دراصل ۲۴ نومبر ۱۹۵۲ء)

اس سے ناظرین کے ذہن میں بیل اور مکھی کی مشہور حکایت آ گئی ہوگی۔ بیل چر رہا تھا۔ ایک مکھی سینگ پر آ بیٹھی۔ سمجھی کہ بچارے کی گردن بوجھ کے مارے دب گئی ہے۔ بڑی تکلیف ہو رہی ہوگی۔ ترس کھا کر کہا۔ بیل بیل اگر تمہیں تکلیف ہے۔ تو میں اڑ جاؤں۔ بیل نے کہا۔ اری جب تک تو بولی نہیں مجھے تو خبر ہی نہ تھی۔ کہ تو یہاں بیٹھی ہے۔

اسمبلی میں الحاج خواجہ ناظم الدین صاحب نے التوا کی وجہ نہایت واضح الفاظ میں بیان کر دی تھی۔ مودودی صاحب نے دستوری ہفتہ کو سجانے کے لئے یہ بیان جڑ دیا۔ لیکن جب دستوری ہفتہ کا کھوکھلا پن کھلنے لگا۔ تو اب لاہور کے قیم میاں طفیل محمد صاحب کو ہوش آیا ہے۔ جھٹ "تسنیم" کے سٹاف رپورٹر کو ایک بیان لکھوا دیا گیا۔ کہ "اس (مودودی صاحب کے) بیان میں "ٹھہر جائیں" کے الفاظ ترجمہ کی غلطی کا نتیجہ ہیں۔ مولانا (مودودی) کے الفاظ صرف یہ تھے۔ کہ "اس مہم کو فی الحال نسبتاً ہلکا کر دیا جائے۔" یہ صراحت آج صبح مولانا نے کراچی سے میرے ٹیلیفون کرنے پر فرمائی ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ رپورٹ کے التوا کے فوراً بعد برسرِ اقتدار لوگوں نے اسلامی دستور کے خلاف وسیع پیمانے پر مہم کا آغاز کر دیا ہے۔ جو اس بات کو ظاہر کرتا ہے۔ کہ یہ التوا صرف اس مجبوری کی وجہ سے نہیں کیا گیا۔ جو مجلس دستور میں بیان کی گئی تھی۔ بلکہ اس کے علاوہ یہ بات بھی پیش نظر ہے۔ کہ اپنی مرضی کے مطابق دستور بنانے کے لئے موقع پیدا کرنے کی ایک کوشش اور کر دیکھی جائے۔ چنانچہ ترجمان القرآن اور کوثر کو پہلے ہی تینتیس ہزار روپے کا زیر بار کیا جا چکا تھا۔ اب کراچی میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔ اور سرکاری قادیانی اور الحاد کے علمبردار اخبارات میں مطالبہ کی مہم میں پیش پیش لوگوں اور خود اسلامی دستور کے خلاف دھڑا دھڑ ایڈیٹوریل اور مضامین لکھوانے شروع کر دئے گئے ہیں۔ اس صورت حال کے مقابلہ کے لئے مزید ہدایات امیر جماعت کی کل کراچی سے واپسی پر جاری کی جائیں گی"

(تسنیم ۲۷ (دراصل ۲۶) نومبر ۱۹۵۲ء)

کیا بات بنائی ہے۔ مگر ع

کیا بنے بات جہاں بات بنائے نہ بنے

ہمیں امید ہے کہ مودودی صاحب کی چاتری کے "دام ہمرنگ زمین" میں گرفتار شدہ رہے سہے لوگوں کو بھی اس سے پھر ایک بار سبق حاصل ہوگا۔ اور وہ الٹے ہاتھ سے ناک کو پکڑنا چھوڑ دیں گے۔

عذر گناہ بدتر از گناہ

پرسوں ہم نے الفضل کے ایک ادارتی نوٹ میں مولوی ظفر علی خاں صاحب کی ایک نظم جو آپ نے شہنشاہ برطانیہ کی بھٹائی میں لکھی تھی درج کی تھی۔ ساتھ ہی آپ کی ایک تحریر کا حوالہ بھی دیا تھا۔ جس میں مولوی موصوف نے احمدیت کو اسلام کا ایک فرقہ تسلیم کیا ہے۔ اور دوسرے مسلمانوں کے فرقوں سے ان کے اختلافات کو فروعات کے اختلافات بیان کیا ہے۔ چونکہ اس کا کوئی جواب نہیں ہو سکتا تھا۔ ہمیں امید تھی۔ کہ اگر زمیندار کے عملہ میں ایمان کی رمق بھی باقی ہے۔ تو وہ اس کا جواب تو کیا دیں گے۔ بلکہ آئندہ اپنی مذبوحی حرکات سے بھی باز آ جائیں گے۔ اور اسلام کی واحد علمبردار جماعت کو جس نے ساری دنیا میں آج اسلام کا جھنڈا بلند کر کے دکھایا ہے۔ اور جس کا اعتراف مولوی ظفر علی خاں کو بھی ایک بار نہیں بلکہ بار بار کرنا پڑا ہے اسکی تخویف و ترہیب سے توبہ کر لیں گے۔ مگر توبہ ع

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

لاجواب ہونا تو کجا اگر "عذر گناہ بدتر از گناہ" کا مظاہرہ ہی نہ کرتے۔ تو پھر بھی بڑی بات تھی۔ جناب مدیر فرماتے ہیں:-

"ان دنوں سیاست کا تقاضا یہی تھا۔ کہ انگریز کی حمایت کی جاتی۔"

پھر فرماتے ہیں۔

"غلامی کے زمانہ میں جب ہندو اور انگریز دونوں سے مقابلہ کا سوال تھا۔ تو مسلمانوں (؟) نے بعض ایسے عناصر سے بھی رواداری کا سلوک کیا۔ جن کے دین و عقیدہ سے ان کو بنیادی طور پر اختلاف تھا۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہیں۔ کہ حصول آزادی کے بعد بھی مسلمانوں (؟) کو یہ حق نہ رہے۔ کہ وہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ کر سکیں۔"

مولانا بالفضل اولانا!! برائے خدا مسلمانوں کا نام نہ لیجئے۔ بلکہ یہ کہئے کہ خود آپ کو ازل سے یہ حق حاصل ہے۔ اس کو ہم تسلیم کریں گے۔ تسلیم کرتے ہم ... تمام دنیائے صحافت تسلیم کرتی ہے۔ موچی دروازہ بھی تسلیم کرتا ہے۔ یہ حق واقعی آپ کو حاصل ہے۔ مگر اتنی بات ہے کہ یہ حق صرف مولوی ظفر علی خاں سے شروع ہوا ہے اوپر سے نہیں۔ جناب منشی سراج الدین مرحوم دل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو "پکا مسلمان" سمجھتے تھے۔ دیکھو خدا کے لئے ان کی گور تو بھاری نہ کیجئے!

جلسہ سالانہ کے سلسلہ میں ریکارڈنگ مشینوں کے متعلق ضروری اعلان

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بعض احباب ریکارڈنگ مشینیں لایا کرتے ہیں۔ اس بارہ میں اگر ضروری احتیاط نہ برتی جائے۔ تو آلۂ نشر الصوت کی آواز میں نقص پیدا ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔ اس لئے امسال یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ جو احباب جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تقاریر ریکارڈ کرنا چاہیں۔ وہ ۱۵ دسمبر سے پہلے پہلے دفتر ہذا میں درخواست بھجوا دیں۔ اس کے بعد کسی درخواست پر غور نہیں کیا جائے گا۔ درخواست میں یہ وضاحت بھی کی جائے۔ کہ کون کونسی تقاریر ریکارڈ کرنی ہیں۔ یہ ضروری ہوگا۔ کہ ریکارڈنگ مشین کے مائیکروفون کی تار ۲۰ یا ۲۵ فٹ لمبی ہو۔ اسی طرح ریکارڈنگ مشین کے فکسچرز Microphone F یا مناسب سٹینڈ بھی ساتھ ہو۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

درخواست دعا

بعض اہم وجوہ کے باعث میں سخت پریشان ہوں۔ احباب جماعت میری بہتری کے لئے دعا فرمائیں

احقر نذر حسین آف گھوگھیاٹ حال راولپنڈی

شذرات

قرآن کی مجلس اقوام متحدہ

تصور کیجئے کہ سات برس پیشتر جب ۲۶ جون ۱۹۴۵ء کو سان فرانسسکو سے مجلس اقوام متحدہ کی بین الاقوامی تنظیم کا اعلان ہوا اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ آئندہ ہر امن شکن آواز متحدہ قوت سے دبا دی جائے گی۔ تو جنگ کے شعلوں سے جلسی ہوئی انسانیت نے کن امنگوں اور ولولوں سے مستقبل کے ساتھ خوشگوار امیدیں وابستہ کی ہونگی۔ اور ترقیات عالم کے کیا کیا نقشے کھینچے ہوں گے؟

یہ تو سات سال قبل کی بات تھی۔ لیکن دنیا کی موجودہ کیفیت کیا ہے؟ ہر چہار اطراف میں مایوسی بد امنی اور شورش پسندی کے گھٹا ٹوپ بادل منڈلا رہے ہیں۔ کشمیر کے چالیس لاکھ مظلوم باشندے ظالم ڈوگرہ فوج اور بھارت کے خونی شکنجہ میں تڑپ رہے ہیں۔ عرب کے سینہ میں اسرائیلی خنجر پیوست کر دیا گیا ہے۔ مراقش اور ٹیونس فرانس کے پنجۂ استبداد کا شکار ہیں۔ اور جنوبی افریقہ میں انسانیت پر فرعونیت کو مسلط کیا جا رہا ہے۔

مسٹر ٹریگولی نے جو ابتدائے کار سے یو این او کے جنرل سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیتے رہے ہیں اور ابھی مستعفی ہوئے ہیں اپنے ایک تازہ بیان میں اس بین الاقوامی ادارہ کی ناکامی کا کھلے لفظوں میں اعتراف کرتے ہوئے کہا ہے۔

"ہم نے اس راستہ پر گامزن ہوتے وقت یہ امید باندھی تھی کہ یہ راستہ دنیا میں امن و سلامتی کی جانب ہماری راہنمائی کرے گا لیکن گزشتہ سال سے ہماری راہ کٹھن، حوصلہ شکن اور خطرات سے معمور رہی ہے۔ آج بھی اس دنیا میں تنازعات کی تلخی اتنی ہی شدید ہے جابجا علاقائی جنگیں اب بھی جاری ہیں اور تیسری عالمگیر جنگ کا مہیب خطرہ اپنا منحوس سایہ پھیلاتا جا رہا ہے۔"

دراصل مصیبت یہ ہے کہ دنیا کی بڑی بڑی طاقتوں کو نہ امن عالم سے کوئی دلچسپی ہے۔ اور نہ یو این او کے مقاصد سے کوئی غرض اور اگر یہ طاقتیں کسی وقت ملک گیری کے ناپاک جذبہ سے پاک ہو کر مجلس اقوام کے مقاصد کو پورا کرنے کی کوشش کرتیں تو دنیا کا نقشہ ہی کچھ اور ہوتا۔

مگر اس سے بڑی خرابی یہ ہے کہ خود مجلس اقوام کا چارٹر ان بنیادی اصولوں پر قائم نہیں۔ جو امن عالم کے لئے ناگزیر ہیں۔ اور جنہیں قرآن مجید نے آج سے چودہ سو سال قبل پیش کر دیا ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے۔

وان طائفتٰن من المومنین
اقتتلوا فاصلحوا بینھما فان
بغت احدٰھما علی الاخریٰ
فقاتلوا التی تبغی حتی تفیٓءَ
الی امر اللہ فان فاءت فاصلحوا
بینھما بالعدل واقسطوا
ان اللہ یحب المقسطین (الحجرات)

اس آیت میں قرآنی مجلس اقوام متحدہ کے پانچ اصول بیان کئے گئے ہیں۔

(۱) اگر دو حکومتوں میں اختلاف ہو جائے تو اقوام متحدہ زور دے کر تبادلہ خیالات کرنے پر مجبور کریں۔

(۲) اگر ان میں کوئی فریق نہ مانے تو مجلس اقوام کے سارے ممالک لڑنے والے فریق سے جنگ کریں۔

(۳) جب حملہ آور مغلوب ہو جائے اور باہمی سمجھوتہ پر راضی ہو جائے تو سب ممالک ساتھ مل کر صلح کی شرائط طے کریں۔

(۴) شرائط طے کرتے وقت غصہ سے کام نہ لیں جس کا حق ہو اسے دیں۔

(۵) مغلوب یا غالب فریق سے دوسری دخل دینے والی اقوام فائدہ نہ اٹھائیں (واقسطوا)

مجلس اقوام متحدہ کے ان قرآنی اصولوں کا انکشاف خدا تعالے نے حضرت امام جماعت احمدیہ کے مقدس وجود پر فرمایا اور حضور ایدہ اللہ تعالے نے عین اس وقت جبکہ سیاسی مفکرین لیگ آف نیشنز کی کامیابی کے خواب دیکھ رہے تھے۔ یہ اعلان فرمایا کہ دنیا میں صرف وہی لیگ امن پیدا کر سکتی ہے۔ جو قرآن کے اصولوں پر قائم کی جائے۔ (احمدیت ص۱۳۲)

افسوس یہ خدائی آواز ٹھکرا دی گئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دنیا دوسری عالمگیر جنگ کے منہ میں آ گئی۔ اور پھر دنیا کی بدقسمتی جب یہ جنگ ختم ہوئی۔ تو امن عالم کے سرپرست اور داعی پہلے تجربہ سے فائدہ اٹھانے کی بجائے قدرت کے اشاروں سے بے نیاز ہو کر آگے بڑھے اور انہوں نے لیگ ہی کے کھنڈرات پر یو این او کی عمارت تعمیر کر دی یہی وہ بنیادی غلطی تھی۔ جس کا خمیازہ اس وقت تک دنیا کے تمام ممالک بھگت رہے ہیں۔

خدا کے اس مقدس بندہ کی آواز آج پھر ہر ملک اور ہر قوم کو قرآن مجید کے منشور کی طرف بلا رہی ہے۔ کیا کوئی ہے جو اس آواز پر لبیک کہے۔ اور بنی نوع انسان کو خوفناک بموں اور تباہ کن ٹینکوں سے نجات دلانے کا حقیقی سامان کرے؟

معیارِ زندگی

پاکستانی عوام کا معیار زندگی کس طرح موجودہ سطح سے بلند کیا جا سکتا ہے؟ یہ ہے وہ اہم ترین مسئلہ جو ملک کے تمام داخلی مسائل میں سب سے زیادہ توجہ کا محتاج ہے۔

یہ صحیح ہے کہ کشمیر کا معاملہ ایک ایسے دور میں داخل ہو چکا ہے۔ کہ اس سے معمولی تغافل بھی ہماری پوری قومی زندگی کو معرض خطر میں ڈال سکتا ہے۔ مگر اس کے یہ معنے نہ ہونے چاہئیں کہ ہم ملک کے اساسی تقاضوں سے آنکھیں بند کر کے بیٹھ جائیں

ہمارے نزدیک عوام کی پست حالی کی ذمہ داری حکومت سے زیادہ عوام پر عائد ہوتی ہے۔

عوام کا اولین فرض یہ ہے کہ وہ ملک میں رائج شدہ غلط اور فضول قسم کی رسومات سے یکدم دستکش ہو جائیں اور ان پیشوں کی طرف توجہ دیں۔ جو ہمارے ملک میں مفید اور کارآمد ہو سکتے ہیں۔ اور ہر کام میں غیر معمولی صائب غور و فکر اور کمال دیانت داری کا اعلے ریکارڈ قائم کریں۔

عوام اگر اس ذمہ داری کی ادائیگی کا عزم صمیم کر لیں۔ تو تھوڑے ہی عرصہ میں اپنے معیار کو بلند کرنے کے علاوہ دنیا بھر میں شاندار مقام پیدا کر سکتے ہیں؟

شانِ مصطفےٰ صلعم

شیعہ احادیث و اخبار کی معتبر کتاب "جلاء العیون" میں لکھا ہے کہ

"نور شریف حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا۔ اور جب سر سجدہ سے اٹھایا ایک لاکھ چوبیس ہزار نور کے قطرے جبین مطہر سے گرے۔ پس ہر قطرۂ نور حضرت رسول سے ایک پیغمبر حق تعالے نے پیدا فرمایا"۔ (جلاء العیون ص۱۵)

مظفر شمسی صاحب غور کریں کہ جب یہ واضح بات ہے کہ حضرت سردار کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی بلند و ارفع شان کا ظہور اس سے نہیں ہوتا کہ حضور باب نبوت بند کرنے والے ہیں بلکہ اس سے ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ کے انوار کی بدولت جملہ انبیاءؑ کو مقام نبوت تک رسائی ہوتی ہے۔

دوسری طرف ہر مسلمان یہ تسلیم کرتا ہے کہ حضور انور کا بلند ترین درجہ خدا تعالے نے خاتم النبیین کے الفاظ سے بیان فرمایا ہے تو کیوں نہ کہا جائے کہ آیت خاتم النبیین کے اصل معنے یہ ہیں۔ کہ تمام انبیاء کرام رسول اکرم کی ذات اقدس کے طفیل نور نبوت سے منور کئے گئے تھے۔

اور اگر حضور کا وجود گرامی نہ ہوتا تو گزشتہ تمام انبیاء نبوت جیسی نعمت عظمےٰ سے محروم رہ جاتے؟

مزدور اور اسلام

رائٹر کی ایک تازہ اطلاع مظہر ہے کہ مصری گورنمنٹ نے کسانوں اور کھیت مزدوروں کی اجرتیں حکماً دوگنی کر دی ہیں۔ اور ان کے اوقات کار میں بھی کمی کر دی ہے۔

اسلام نے مزدور کے حقوق کی نگہداشت کے متعلق جس قدر تاکید فرمائی ہے۔ اس کا اندازہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے بخوبی لگ سکتا ہے۔ کہ اعطوا الاجیر اجرہ قبل ان یجف عرقہ یعنی مزدور کو اسکے پسینہ کے خشک ہونے سے پہلے پہلے مزدوری ادا کر دو۔

اسلامی ممالک اگر آنحضرتؐ کے اس فرمان کی روح کو سمجھتے اور اس کے مطابق عمل کرتے۔ تو آج کمیونزم کے جراثیم کا ان میں فروغ پانا ممکن نہ ہوتا۔ مگر افسوس کہ ایسا نہ ہو سکا۔ تاہم مصر اور بعض دیگر ممالک میں تھوڑی بہت توجہ پیدا ہوئی ہے۔ ہم اس کا مسرت بھرے دل سے خیر مقدم کرتے ہیں۔

پاکستان جو خدا کے فضل سے دنیائے اسلام پر ایک نیا ستارہ طلوع ہوا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ اس کی مخلصانہ کوششوں کے نتیجہ میں مزدور کی تاریک دنیا جگمگا اٹھے گی۔ اور اس کے تمام دکھ درد ہمیشہ کے لئے دور ہو جائینگے۔

پاکستان کو تباہ کرنے کا الٹی میٹم

احرار نے پاکستان تباہ کرنے کا الٹی میٹم دیتے ہوئے ڈنکے کی چوٹ اعلان کیا ہے۔ کہ

"ایک طرف حکومت سے تصادم کا خطرہ ہے اور دوسری طرف ناموس مصطفےٰ کا تحفظ۔ اس صورت میں آپ ہی فیصلہ کریں آخر ہم کیا کریں گے۔ ناموس مصطفےٰ پر ایک ملک کیا پوری کائنات قربان کی جا سکتی ہے۔" (آزاد ۷ نومبر ۵۲ء)

احراری اگر یہ کہتے کہ ان کا مطالبہ نامنظور کر دیا گیا۔ تو وہ موجودہ کابینہ کی مخالفت کریں گے اس کی اور نوعیت ہوتی۔ مگر ان کی طرف سے تو صاف کہا جا رہا ہے۔ کہ وہ پاکستان کا تباہ و برباد ہو جانا گوارا کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ کبھی گوارا نہیں کر سکتے۔ کہ پاکستان قائم رہے۔ اور احمدی مسلمان کہلائیں۔

اے خطۂ پاک میں بسنے والو! کیا آپ نے پاکستان مانگتے وقت یہ شرط کی تھی۔ کہ احراری مطالبہ کی نامنظوری کی صورت میں اسے بخوشی سکھوں اور ڈوگروں کے سپرد کر دیں گے اور پاکستان کی وہ شمع جسے ہم سب نے لاکھوں ماؤں بہنوں اور بیٹیوں کی عصمت لٹا کر روشن کیا ہے اپنے ہاتھوں بجھا دینے پر تیار ہو جائینگے؟

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ نبوت کی وضاحت

حضور کے اپنے الفاظ میں

(۸)

(مرتبہ حکیم محمد عبد اللطیف صاحب شاہد۔ ربوہ شریف)

"اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے امت محمدیہ کو اپنے مکالمات و مخاطبات سے نوازتا چلا آیا ہے۔ اور ان میں سے اکثر کو نبیوں اور رسولوں کے رنگ میں رنگین کیا گیا ہے۔ حالانکہ درحقیقت وہ نبی نہ تھے۔ اس لئے کہ قرآن پاک کامل شریعت نازل ہو چکی۔ اور اب کسی صاحب شریعت نبی کی حاجت نہیں۔ ہاں اولیاء اللہ کو فہم قرآن پاک دیا جاتا ہے۔ اور صرف مطہرین اور مقدسین ہی اس عظیم الشان نعمت (فہم قرآن) سے حقیقی طور پر سرفراز فرمائے جاتے ہیں۔ اور وہ قرآن پاک کے اندر کوئی زیادتی یا کمی نہیں کرتے اور ایسے فعل کا مرتکب وہی ہو سکتا ہے جو شیطان ہو۔ مومن کا کام نہیں کہ وہ قرآن پاک کے احکام یا اوامر و نواہی میں کوئی کمی یا زیادتی کرے۔ اور ختم نبوت سے ہماری مراد اس کے کمالات کا ختم ہونا ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو چکے۔ اور ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ آپ کے بعد وہی نبی آ سکتا ہے۔ جو آپ کی امت سے ہو۔ اور آپ کے کامل ترین تابعداروں سے ہو اور جس نے تمام کا تمام روحانی فیضان آپ ہی سے حاصل کیا ہو۔ اور آپ ہی کے نور سے منور ہوا ہو صرف ایسا نبی ہی امت محمدیہ کے اندر آ سکتا ہے اور اس صورت میں نہ تو کوئی غیر موجود ہو گا۔ اور نہ ہی یہاں کوئی غیرت کی ضرورت ہے۔ کیونکہ حضور کے امتی کی نبوت الگ نبوت نہیں۔ اور نہ یہاں پر کسی حیرانی اور سرگردانی کی حاجت ہے۔

۔۔۔۔۔۔۔ نیز غیرت اپنے شاگردوں اور بیٹوں پر برانگیختہ نہیں ہوتی۔ پس جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا فرزند ہو۔ اور آپ میں فنا ہو۔ وہ آپ سے علیحدہ نہیں۔ بلکہ فنا فی الرسول ہونے کے باعث آپ کے رنگ میں رنگین اور آپ کی چادر میں پناہ گزین ہے۔ اور اس کی تمام تر روحانی نشو و نما بلکہ اس کا وجود حضور ہی کا وجود ہے۔"

(ترجمہ عربی عبارت از کتاب مواہب الرحمٰن صفحہ ۶۶ و ۶۷)

مسیح ناصری امت محمدیہ کے موعود نہیں ہو سکتے

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ مسیح موعود میرا امتی ہو گا۔ اور امتی وہی ہو سکتا ہے جس نے تمام روحانی فیوض و برکات حضور سے حاصل کئے ہوں۔ اور حضرت مسیح ناصری علیہ السلام میں یہ شرط نہیں پائی جاتی۔ کیونکہ انہوں نے مرتبہ نبوت و رسالت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پیشتر حاصل کیا تھا۔ اور ان کا کمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کردہ نہیں۔ اور یہ بدیہی بات ہے۔ جو کسی انسان سے مخفی نہیں۔ پس حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو امتی قرار دینا یہ بات امت کے لفظ کی حقیقت سے بے خبری اور جہالت پر دلالت کرتی ہے۔ اور ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امتیوں میں داخل کرنا یا یہ کہنا۔ کہ انہوں نے کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بننے کی خواہش اور تمنا کی تھی۔ قائل صریح جھوٹ بلکہ بہتان قبیح اور بے حیائی ہے۔"

(ترجمہ از مواہب الرحمٰن صفحہ ۷۵ و ۷۶)

سلسلہ محمدیہ کے دوام کی نشانی

حضرت یحییٰؑ کا قوائے بشریہ کے مس کے بغیر تولد ہونا اور حضرت مسیح ناصریؑ کا بن باپ پیدا ہونا اور پھر ہر دو کا کوئی وارث چھوڑے بغیر دنیا سے کوچ کر جانا اس بات کی پختہ علامت تھی۔ کہ اب سلسلہ اسرائیلی سے نبوت اور رسالت منقطع ہو چکی ہے۔ اور مسیح محمدی کا باپ سے پیدا ہونا اور حدیث شریف کی پیشگوئی یتزوج و یولد لہٗ کے ماتحت عنایات الٰہی سے صاحب اولاد ہونا اس بات کی علامت ہے کہ سلسلہ محمدیہ قیامت تک قائم رہے گا۔ اور امت محمدیہ میں منعم علیہم افراد کبھی ختم نہیں ہوں گے۔ اور حضرت مسیح ناصری کا بن باپ پیدا ہونا یہ ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور رسالت کا ایک واضح ثبوت ہے افسوس مخالف ان باتوں پر غور نہیں کرتے۔"

(مواہب الرحمٰن صفحہ ۷۶ - ۷۷)

کیا امت محمدیہ کی قسمت میں صرف دجال ہی ہیں

"غیر احمدی علماء کہتے ہیں۔ کہ اس امت میں ایک گروہ تو یہود کا مثیل ہو گا۔ لیکن مسیح موعود بنی اسرائیل کی قوم سے آئے گا۔ کیا اس امت کی قسمت میں یہی ہے۔ کہ یہودی صفات تو اس میں پیدا ہو جائیں۔ لیکن ان کو منعم علیہ گروہ کی خیر و برکت سے کوئی حصہ نہ ملے۔ افسوس یہ لوگ اس بات پر تو راضی ہو گئے کہ امت محمدیہ یہود بن جائے۔ لیکن اس بات پر رضامند نہ ہوئے۔ کہ مسیح موعود بھی اس امت سے آئے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ امت محمدیہ باقی تمام امتوں سے بہتر اور افضل ہے۔ پس اگر اس امت کی قسمت میں مثیل یہود بننا مقدر تھا۔ تو مسیح محمدی بھی اسی امت سے آنا چاہیئے۔ غیر احمدی علماء کا یہ عقیدہ جو اوپر بیان ہوا سراسر جھوٹ ہے۔"

(مواہب الرحمٰن صفحہ ۹۵)

تئیس ۲۳ برس تک وحی اللہ پانے اور مکالمات الٰہیہ سے مشرف ہونے والا وجود

"پس اے مومنو! اگر تم ایک ایسے شخص کو پاؤ۔ جو مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور تم پر ثابت ہو جائے۔ کہ وحی اللہ پانے کے دعوے پر تئیس ۲۳ برس کا عرصہ گزر گیا۔ اور متواتر اس عرصہ تک وحی اللہ پانے کا دعویٰ کرتا رہا۔ اور وہ دعویٰ اس کی شائع کردہ تحریروں سے ثابت ہوتا رہا۔ تو یقیناً سمجھو۔ کہ وہ خدا کی طرف سے ہے۔ کیونکہ ممکن نہیں۔ کہ ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی اللہ پانے کی مدت اس شخص کو مل سکے۔ جس شخص کو خدا تعالیٰ جانتا ہے۔ کہ وہ جھوٹا ہے۔ ہاں اس بات کا واقعی طور پر ثبوت ضروری ہے۔ کہ درحقیقت اس شخص نے وحی اللہ پانے کے دعویٰ پانے میں تئیس ۲۳ برس کی مدت حاصل کر لی۔ اور اس مدت میں اخیر تک کبھی خاموش نہیں رہا۔ اور نہ اس دعویٰ سے دستبردار ہوا۔ سو اس امت میں وہ ایک شخص میں ہی ہوں جس کو اپنے نبی کریمؐ کے نمونہ پر وحی اللہ پانے میں تئیس ۲۳ برس کی مدت دی گئی ہے۔ اور تئیس ۲۳ برس تک برابر یہ سلسلہ وحی کا جاری رکھا گیا۔"

(اربعین نمبر ۳ صفحہ ۲۶ و ۲۷)

"ہمارا ایمان ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ اور قرآن ربانی کتابوں کا خاتم ہے۔" (اربعین نمبر ۴۔ صفحہ ۶)

ہم آیت خاتم النبیین پر سچا اور کامل ایمان رکھتے ہیں

"اور ہم اس آیت پر سچا اور کامل ایمان رکھتے ہیں۔ جو فرمایا۔ کہ ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین۔ اور اس آیت میں ایک پیشگوئی ہے۔ جس کی ہمارے مخالفوں کو خبر نہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیشگوئیوں کے دروازے قیامت تک بند کر دیئے گئے۔ اور ممکن نہیں کہ اب کوئی ہندو یا یہودی یا عیسائی یا کوئی رسمی مسلمان نبی کے لفظ کو اپنی نسبت ثابت کر سکے نبوت کی تمام کھڑکیاں بند ہو گئیں۔ مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے۔ یعنی فنا فی الرسول کی پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے۔ اس پر ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے۔ جو نبوت محمدیہ کی چادر ہے۔ اس لئے اس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں۔ کیونکہ وہ اپنی ذات سے نہیں۔ بلکہ اپنے نبی کے چشمہ سے لیتا ہے۔ اور نہ اپنے لئے بلکہ اسی کے جلال کے لئے۔"

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۳ و ۴ سائز خورد)

امت محمدیہ ان روحانی انعامات سے محروم نہیں جو پہلے لوگوں کو ملے

پس یہ آیت کہ ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ لیس محمد ابا احد من رجال الدنیا ولکن ھو اب لرجال الاخرۃ لانہ خاتم النبیین ولا سبیل الی فیوض اللّٰہ من غیر توسطہ

(ترجمہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے دنیا کے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔ بلکہ آپ روحانی اور اخروی مردوں کے باپ ہیں کیونکہ آپ تمام نبیوں کی مہر ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فیوض کسی کو حضور کے واسطہ کے بغیر اب قیامت تک حاصل نہیں ہو سکتے۔ غرض میری نبوت اور رسالت باعتبار محمد اور احمد ہونے کے ہے۔ نہ میرے نفس کی رو سے اور یہ نام بحیثیت فنا فی الرسول مجھے ملا ہے۔ لہٰذا خاتم النبیین کے مفہوم میں فرق نہ آیا۔ لیکن عیسیٰؑ کے اترنے سے ضرور فرق آئیگا۔

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۵ چھوٹا سائز)

امت محمدیہ کثرت مکالمہ اور اظہار علی الغیب کی نعمتوں سے کیوں مشرف نہ ہوتی

اور یہ بھی یاد رہے۔ کہ نبی کے معنی لغت کے رو سے یہ ہیں۔ کہ خدا کی طرف سے اطلاع پا کر غیب کی خبر دینے والا۔ پس جہاں یہ معنی صادق آئیں گے۔ نبی کا لفظ بھی صادق آئے گا۔ اور نبی کا رسول ہونا شرط ہے کیونکہ اگر وہ رسول نہ ہو تو پھر غیب مصفّیٰ کی خبر اس کو مل نہیں سکتی۔ اور یہ آیت روکتی ہے۔ فلا یظہر علیٰ غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول اب اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان معنوں کی رو سے نبی سے انکار کیا جائے تو اس سے لازم آتا ہے کہ یہ عقیدہ رکھا جائے۔ کہ یہ امت مکالمات و مخاطبات الٰہیہ سے بے نصیب ہے۔ کیونکہ جس کے ہاتھ پر اخبار غیبیہ منجانب اللہ ظاہر ہوں گے۔ بالضرورت اس پر مطابق آیت فلا یظہر علیٰ غیبہ کے مفہوم نبی کا صادق آئے گا۔ اسی طرح جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا جائے گا۔ اس کو ہم رسول کہیں گے فرق درمیان یہ ہے۔ کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک ایسا نبی کوئی نہیں جس پر جدید شریعت نازل ہو۔

(۳۴) جو جو روحانی انعامات پہلی تمام امتیں پا چکی ہیں۔ ان سے امت محمدیہ محروم نہیں رہ سکتی

یہ ضرور یاد رکھو۔ کہ اس امت کے لئے وعدہ ہے۔ کہ وہ ہر ایک ایسے انعام پائے گی۔ جو پہلے نبی اور صدیق پا چکے ہیں۔ پس منجملہ ان انعامات کے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں جن کی رو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے۔ لیکن قرآن شریف بجز نبی بلکہ رسول ہونے کے دوسروں پر علوم غیب کا دروازہ بند کرتا ہے۔ جیسا کہ آیت لا یظہر علیٰ غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول سے ظاہر ہے۔ پس مصفّیٰ غیب پانے کے لئے

مجلس خدام الاحمدیہ کے متعلق "زمیندار" کی صریح کذب بیانی

(از مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف جنرل سیکرٹری خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

"زمیندار" اپنے اڈیٹوریل نوٹ مؤرخہ ۲۱ نومبر ۱۹۵۲ء میں لکھتا ہے:۔

"اگر مرزائیوں کے پیش نظر "تبلیغ" کے سوا کچھ نہیں تو "خدام الاحمدیہ" کو فوجی طرز پہ منظم کرنے کا کیا مقصد ہے؟ ابھی چند روز ہوئے ربوہ میں قادیانیوں کی ایک فوجی ریلی ہوئی جس میں الفضل کی رپورٹ کے مطابق نہ صرف قواعد کی گئی بلکہ بندوقوں، مشین گنوں اور نیزہ بازی سے بھی کام لیا گیا۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قادیانیوں کے پیش نظر تبلیغ نہیں ہے فوجی طاقت کے بل حکومت کا تختہ الٹ کر ربوہ کی خلافت شاہی کیلئے زمین ہموار کرنا ہے۔ اگر ان کا مقصد پاکستان کا دفاع و استحکام ہوتا تو وہ اے۔ آر۔ پی میں شامل ہو جاتے؟ آخر ان کو علیحدہ فوجی تنظیم قائم کرنے کی کیا ضرورت پیش آئی ہے"

"زمیندار" جیسے اخبار کی طرف سے اس قسم کے نوٹ کا شائع ہونا اس کی روایات کے عین مطابق ہے۔ اگر ایسی "کذب بیانی" اور "دروغ بافی" "زمیندار" نہ کرے تو اور کون کرے۔ لطف یہ ہے کہ اگر زمیندار اپنے "نامہ نگار خصوصی" کے حوالے سے یہ بات لکھتا تو بات بھی تھی۔ لیکن "الفضل" کا حوالہ دے کر اس قدر سفید جھوٹ بول دینا یقیناً کذب بیانی کا شاہکار ہے۔ زمیندار اخبار "الفضل" کے حوالے سے ہمارے اس "بارھویں سالانہ اجتماع" کے متعلق لکھ رہا ہے جو تیس اکتیس اکتوبر اور یکم نومبر کو ربوہ میں منعقد ہوا جس کی مفصل روئیداد الفضل یکم۔ ۴۔ اور ۶ نومبر ۱۹۵۲ء میں شائع ہوئی ہے۔ اس اجتماع کا پروگرام قبل از وقت شائع کروا کر D.C صاحب جھنگ سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس جھنگ کو بھجوا دیا گیا تھا ہمارے اس اجتماع کے پروگرام میں نوجوانوں کی مجلس شوریٰ کا اجلاس (جس کی تفصیل الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ اس میں ہمارے سالانہ بجٹ اور ایجنڈا پر بحث ہوتی ہے) علمی مقابلے جس میں حفظ قرآن مجید، ترجمہ قرآن مجید، تفسیر، مطالعہ احادیث، عام دینی معلومات، مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام، جنرل نالج اور تقریر اور مضمون نویسی کا مقابلہ ہوتا ہے اس کے علاوہ بعض ورزشی مقابلے ہوتے ہیں۔ جن میں والی بال، دوڑیں، کبڈی، کلائی پکڑنا، پیغام رسانی اور اے آر پی کا مظاہرہ شامل تھا۔

خدام ان دنوں تہجد گزاری اور نماز باجماعت اور مندرجہ بالا پروگرام کے علاوہ اپنے امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے کلمات طیبات سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ اس اجتماع میں کہیں فوجی پریڈ نہیں ہوتی جس میں بندوقوں، مشین گنوں یا نیزوں کا مظاہرہ کیا گیا ہو اور لطف یہ ہے کہ "زمیندار" یہ سب کچھ "الفضل" کے حوالہ سے لکھتا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ:۔

"ابھی چند روز ہوئے ربوہ میں قادیانیوں کی ایک "فوجی ریلی" ہوئی جس میں "الفضل" کی رپورٹ کے مطابق نہ صرف قواعد کی گئی بلکہ بندوقوں، مشین گنوں اور نیزہ بازی سے بھی کام لیا گیا"

اس کے جواب میں "لعنۃ اللہ علی الکاذبین" کے علاوہ اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ لیکن میں بحیثیت مجلس خدام الاحمدیہ کے جنرل سیکرٹری کے اخبار "زمیندار" کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ "الفضل" کی اس رپورٹ کا عکس شائع کر دے جس میں یہ لکھا ہو کہ "فوجی ریلی میں بندوقوں، مشین گنوں اور نیزہ بازی سے بھی کام لیا گیا"

اور اگر وہ الفضل کی اس رپورٹ کا عکس شائع کر دے جس میں یہ چھپا ہو کہ وہ ہماری فوجی ریلی میں یہ آتشیں اسلحہ استعمال ہوا ہے تو میں ان کو ...... انعام پیش کروں گا۔ ورنہ وہ اس خدا کی وعید سے ڈریں جو کہ قرآن پاک نے جھوٹوں کے لئے مقرر کر رکھی ہے۔ اور اگر قلم کی جولانی میں غلط بیانی ہو گئی ہے تو اخلاقی جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے اخبار میں معذرت شائع کر دیں۔

اور میں حکومت سے بھی عرض کروں گا کہ کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ حکومت اس گندے نالے کا منہ بند کرے جو جھوٹ کی اشاعت کر کے ملک میں اشتعال انگیزی کر رہا ہے۔ کیا یہ اسلامی صحافت ہے؟ الفضل کی طرف ایک غلط بات منسوب کر کے اس کے حوالہ سے اخبار میں شائع کرنا اتنا سفید جھوٹ۔ یہ واقعی ظفر علی صاحب کی اولاد کا ہی کارنامہ ہے۔ یہ حال ہے آل پارٹیز مسلم کنونشن کے جلسوں کے صدر کا

گر ہمیں مکتب و ہمیں ملا
کار طفلاں تمام خواہد شد

میں پھر ایڈیٹر "زمیندار" کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ الفضل کی اس رپورٹ کے الفاظ دکھائے یا مفہوم ہی دکھائے جس میں اس آتشیں اسلحہ کے استعمال کی خبر الفضل نے زمیندار کو دی ہو اور اگر وہ ایسا نہ کر سکیں (جو یقیناً نہیں کر سکیں گے) تو انہیں اس وعید سے بچنا چاہیئے جو جھوٹے کے لئے قرآن پاک نے بیان فرمائی ہے۔

مولانا! کیا جھوٹوں سے مذہبی تحریکیں چلا کرتی ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول کو یاد کیجئے جو آپ نے خانہ کعبہ کے سایہ میں فرمایا تھا

الا انبئکم باکبر الکبائر قالوا بلیٰ
قال الاشراک باللہ وعقوق الوالدین
وکان متکئاً فجلس وقال الا وقول الزور
وشہادۃ الزور فما زال یکررھا
حتی قلنا لیتہ سکت۔

کہ اے لوگو میں تمہیں سب سے بڑے گناہ نہ بتاؤں؟ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ فرمائیے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ پھر آپؐ بیٹھ گئے اور فرمایا جھوٹی گواہی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بار بار فرماتے تھے۔ جھوٹ سے بچو جھوٹی گواہی سے بچو حتیٰ کہ ہم نے کہا۔ اے کاش اب آنحضرت صلعم خاموش ہو جائیں۔ آپ کو تکلیف ہو رہی ہے۔ نام محمد رسول اللہ کا لینا اور اصول لینن کا کہ:۔

The great the lie the more readily it prevails

اختیار کرنا یہ مولوی ظفر علی صاحب کی اولاد کو ہی زیب دیتا ہے۔ اخیر میں لکھا ہے کہ

"اگر ان کا مقصد پاکستان کا دفاع و استحکام ہوتا تو وہ اے۔ آر۔ پی میں شامل نہ ہو جاتے"

مولانا اپنی اخبار میں دیکھیئے زمیندار ۲۸ ستمبر ۱۹۵۲ء میں جو تصویر جھنگ کی آپ نے شائع کی ہے وہ احمدی ہی انعام لے رہا ہے۔ جب وزیر اعلےٰ پنجاب جھنگ تشریف لے گئے تھے تو اے آر پی کا مظاہرہ وہاں ربوہ کے خدام نے ہی کیا تھا اور پاکستان کے نیک دل افسر یہ مظاہرہ کئی دفعہ ہم سے کروا کر خوشنودی کا اظہار کر چکے ہیں۔ سچ ہے۔

دروغ گو را حافظہ نباشد

ہاں ان دنوں میں ربوہ میں جو بندوقیں استعمال کی گئی تھیں وہ نوجوانوں کی تہجد میں دعائیں تھیں۔ جو ان کے پروگرام میں تھیں۔ وہاں مشین گنیں بھی تقسیم کی گئی تھیں اور وہ ہمارے پیارے امام کے روح پرور کلمات تھے۔ "حضور نے نصیحت فرمائی کہ تمہیں ہر روز کچھ وقت خاموشی کے ساتھ ذکر الٰہی یا مراقبے کے لئے خرچ کرنے کی عادت بھی ڈالنی چاہیئے۔ ذکر الٰہی کا مطلب یہ ہے کہ علاوہ نمازوں وغیرہ کے روزانہ تھوڑا سا وقت خواہ وہ ابتداء میں پانچ منٹ ہی ہو اپنے لئے مقرر کیا جائے جبکہ تنہائی میں خاموش بیٹھ کر تسبیح و تحمید کی جائے مثلاً سبحان اللہ الحمد للہ اور اللہ اکبر۔ اسی طرح صفات الٰہیہ کا ورد کیا جائے اور ان پر غور کیا جائے"

(الفضل ۱۴ نومبر ۱۹۵۲ء)

اور نیزہ بازی سے بھی کام لیا گیا تھا اور وہ یہ تھا کہ ہمارا پیارا امام ہم کو کھڑے کروا کر ہم سے اقرار لیتا تھا:۔

"اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ میں اقرار کرتا ہوں کہ دینی قومی اور ملی مفاد کی خاطر میں اپنی جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کیلئے ہر دم تیار رہوں گا"

اور حکومت کا تختہ الٹنے کی بھی سازش ہوتی تھی کہ وہ سازش ۱۹۵۱ء کے سالانہ اجتماع بقول زمیندار "فوجی ریلی" کے موقعہ پہ ہوئی تھی جس کا مسودہ پکڑا گیا تھا اور شائع کر دیا گیا تھا۔

"ہم نمائندگان مجالس خدام الاحمدیہ جو پاکستان کے تمام حصوں سے ربوہ ضلع جھنگ میں اپنے سالانہ اجتماع کے موقعہ پہ جمع ہوتے ہیں حکومت کو یقین دلاتے ہیں کہ موجودہ نازک حالات میں ہم پاکستان کی حفاظت کے واسطے ہر ممکن قربانی کرنے کے لئے دلی عزم کے ساتھ تیار اور کمربستہ ہیں۔ جب کبھی ہمارے وطن عزیز کو ہماری خدمات کی ضرورت پیش آئے۔ ہم انشاء اللہ اپنی سابقہ روایات کو قائم رکھتے ہوئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے اور انشاء اللہ وقت ثابت کر دے گا کہ ہم احمدی نوجوان ہر خطرے کے وقت مجاہدین کی صف اول میں کھڑے ہوئے ہوں گے۔

ہم خدا تعالےٰ کے حضور یہی دعا کرتے ہیں کہ وہ اپنے فضل اور توفیق سے ہمیں اس عہد کے نباہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین"

(نمائندگان مجلس خدام الاحمدیہ ۱۴/۱۵)

دیکھا مولانا ان "فوجی ریلیوں" کے موقعہ پہ کتنی بڑی سازشیں کی جاتی ہیں۔ ہاں وہ حوالہ ضرور بھجوا دینا جس میں الفضل کے رپورٹر نے یہ کہا ہے کہ "بندوقوں، مشین گنوں اور نیزہ بازی سے بھی کام لیا گیا تھا"

"خدام الاحمدیہ" احمدی نوجوانوں کی ایک دینی مجلس ہے جس کا لائحہ عمل اور دستور اساسی شائع شدہ ہے۔ جس کے قیام کی غرض ہمارے پیارے امام نے یہی بیان فرمائی ہے۔

"میری غرض اس مجلس کے قیام سے یہ ہے کہ جو تعلیم ہمارے دلوں میں دفن ہے اسے ہوا نہ لگ جائے بلکہ وہ اسی طرح نسلاً بعد نسل دلوں میں دفن ہوتی چلی جائے آج وہ ہمارے دلوں میں دفن ہے تو کل وہ ہماری اولاد کے دلوں میں دفن ہو۔ اور پرسوں ان کی اولاد کے دلوں میں۔ یہاں تک کہ یہ تعلیم ہم سے وابستہ ہو جائے ہمارے دلوں کے ساتھ چمٹ جائے اور ایسی صورت اختیار کرے جو دنیا کے لئے مفید اور بابرکت ہو"

(الفضل ۱۷ فروری ۱۹۳۹ء) باقی صفحہ ۸ پر

لانز بلڈاگ کروڈ آئل ٹریکٹرز

پاکستان کی مخصوص ضروریات کے لئے موزون ترین

چھ مختلف ہارس پاور اور چھ مختلف اقسام
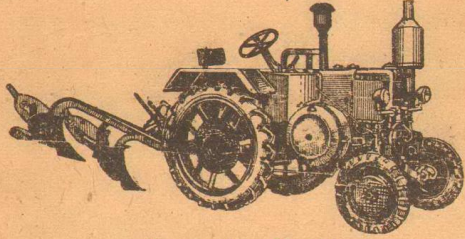
سٹیل وہیل

۲۰-۲۵-۳۵-۴۵ اور ۵۵ ہارس پاور

انتہائی کم قیمت اور انتہائی کم خرچ اور ہل چلانے کے لئے بہترین ٹریکٹر۔ اگر آپ کو پختہ سڑک پر ٹریکٹر استعمال کرنا ہو تو سٹیل وہیل اتار کر ربر ٹائر لگائے جاسکتے ہیں۔
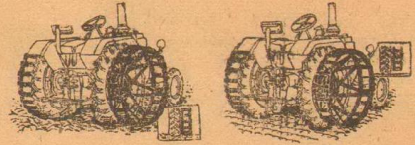
ہائیڈرالک سسٹم

۱۶-۲۰-۲۵-۳۵ اور ۴۵ ہارس پاور

ٹریکٹر کے پیچھے لگے ہوئے اپلی منٹ کو آپ ٹریکٹر پر بیٹھے ہوئے لیور دبانے سے اٹھا سکتے ہیں اور کام کرتے وقت گہرائی کم و بیش کر سکتے ہیں۔ بےنظیر سسٹم۔ اس سسٹم کا کوئی ٹریکٹر اسکا کسی لحاظ سے مقابلہ نہیں کرسکتا اس کے پیچھے ڈرابار لگا ہوا ہے اور کے ساتھ بلٹ پلی بھی لگی ہوئی ہے۔

سکیلٹن وہیل

۱۶ ۲۰ ۲۵-۳۵ اور ۴۵ ہارس پاور

گیلی۔ نرم یا ریتیلی زمین پر ربر ٹائر ٹریکٹروں کے پہیئے سلپ کرتے ہیں اور ٹریکٹر کام نہیں کرسکتا۔ سکیلٹن وہیل اس کا بہترین علاج ہے۔
دائیں طرف ٹھیک حالت۔ بائیں طرف نرم ریتلی یا گیلی زمین میں جب ٹریکٹر دھس جاتا ہے تو سکیلٹن وہیل کام کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

ڈرابار سسٹم

۱۶-۲۰-۲۵-۳۵-۴۵ اور ۵۵ ہارس پاور

ہر قسم کا اپلی منٹ اور ٹریلر ٹریکٹر کے پیچھے لگایا جاسکتا ہے۔

ہاف ٹریک

مشینی کھیتی باڑی میں انقلاب پیدا کرنے والا ٹریکٹر بہت قیمتی ٹریک ٹائپ رہنے والا از قسم کیٹر پلر ٹریکٹروں سے بہتر کام دینے والا اور ان سے بہت کم قیمت کا یہ ٹریکٹر کھیتی باڑی کا ہر ممکن کام کرسکتا ہے۔
جہاں وہیل ٹائپ ٹریکٹر کام نہیں دیتے وہاں یہ بآسانی کام کرتا ہے اور جہاں ٹریک ٹائپ ٹریکٹر کام نہیں کرسکتے وہاں یہ وہیل ٹائپ بنکر کام سرانجام دیتا ہے۔ ارتھ موونگ۔ بھاری ہل کا کام۔ عام کھیتی باڑی۔ فصلوں میں گوڈی کرنا اور سڑکوں پر بھاگنا یہ سب کام اس ٹریکٹر سے لئے جاسکتے ہیں۔

انجن

۱۶-۲۰-۲۵-۳۵-۴۵ اور ۵۵ ہارس پاور

کروڈ آئل۔ سنگل سلنڈر۔ لو کمپریشن اور سلو اسپیڈ ہاری ذنٹل لانز انجن ہر سائز کے ٹریکٹروں میں لگا ہوا ہے۔ اس سے بہتر۔ مضبوط۔ کم خرچ اور سادہ انجن دنیا میں اور کوئی نہیں ہے۔
آپ کو لانز کے بہترین انجن جو آپکے ہر چھوٹے بڑے کارخانے چلانے کے لئے موزون ترین ہیں۔ ہم سے مل سکتے ہیں۔

روڈ ٹریکٹر
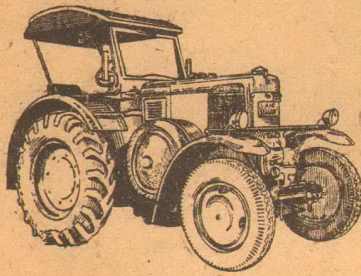
۲۵-۳۵ ۴۵ اور ۵۵ ہارس پاور

اس ٹریکٹر سے آپ کھیتی باڑی بھی کرسکتے ہیں۔ سامان کی ڈھلائی بھی کرسکتے ہیں۔ اور یہ سواری کا کام بھی دیتا ہے۔

چھ اقسام اور چھ مختلف ہارس پاور (۱۶-۲۰-۲۵-۳۵-۴۵ اور ۵۵) کے یہ ٹریکٹر مضبوط ترین۔ سادہ ترین کبھی نہ فیل ہونے والے اور انتہائی کم خرچ ہیں۔

جرمن ٹریکٹرز اینڈ مشینری کمپنی

(۱) کراچی ۸ ویسٹ وارف روڈ (پوسٹ بکس ۴۹۰) تار کا پتہ "PLOUGH" (۲) لاہور۔ ۸۳ مال روڈ (پوسٹ بکس ۴۹۰) تار کا پتہ "LANZ"
(۳) رحیم یار خان۔ (۴) بہاولپور۔

WIDEARTS

نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام بقیہ صفحہ ۵

نبی ہونا ضروری ہُوا۔ اور آیت انعمت علیہم گواہی دیتی ہے۔ کہ اس مصفی غیب سے یہ امت محروم نہیں اور مصفی غیب حسب منطوق آیت نبوت و رسالت کو چاہتا ہے۔ اور وہ طریق براہ راست بند ہے۔ اس لئے ماننا پڑتا ہے۔ کہ اس موہبت کے لئے محض بروز اور ظلیت اور فنا فی الرسول کا دروازہ کھلا ہے۔ فتدبر منہ (حاشیہ ایک غلطی کا ازالہ بڑے سائز خورد)

کیا مسیح ناصری کو نبی اور رسول ماننے سے ختم نبوت پر زد نہیں پڑتی؟

"میں جانتا ہوں۔ کہ ضرور خدا میری تائید کرے گا۔ جیسا کہ وہ ہمیشہ اپنے رسولوں کی تائید کرتا رہا ہے۔ کوئی نہیں جو میرے مقابل پر ٹھیر سکے۔ کیونکہ خدا کی تائید ان کے ساتھ نہیں۔ اور جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے۔ صرف ان معنوں سے کیا ہے۔ کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں۔ اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں۔ مگر بغیر کسی جدید شریعت کے اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا ہے۔ سو اب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا۔ (ایک غلطی کا ازالہ ص۹)

کسی امتی کے نبی بن کر آنے سے مہر نبوت نہیں ٹوٹتی

یہ کیسی عمدہ بات ہے۔ کہ اس طریق سے نہ تو خاتم النبیین کی پیشگوئی کی مہر ٹوٹتی ہے۔ اور نہ امت کے کل افراد مفہوم نبوت سے جو لا یظہر علی غیبہ کے مطابق ہے۔ محروم رہے۔ مگر حضرت عیسیٰ ؑ کو دوبارہ اتارنے سے جن کی نبوت اسلام سے چھ سو برس پہلے قرار پا چکی ہے۔ اسلام کا کچھ باقی نہیں رہتا۔ اور آیت خاتم النبیین کی صریح تکذیب لازم آتی ہے۔ اس کے مقابل پر ہم صرف مخالفوں کی گالیاں سنیں گے۔ سو گالیاں دیں۔ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔ منہ

(حاشیہ ایک غلطی کا ازالہ ص۱۰)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے شائع کردہ حوالوں اور ایسے ہی دوسرے صدہا حوالہ جات سے یہ امر بپایہ ثبوت پہنچ گیا ہے۔ کہ آپ کو اس نبوت و رسالت کا مطلقاً دعویٰ نہ تھا۔ جو آج پینتالیس سال بعد احراری حضور کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ بلکہ اسی امتی نبوت کا دعویٰ تھا۔ جو سورہ فاتحہ کی دعا اور قرآن پاک کی آیات بینات سے ثابت ہے۔ اور امت محمدیہ کے لئے موہبت الٰہی ہے۔

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے ایک دوست کے بدن پر کچھ چھوٹی چھوٹی پھنسیاں ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ نیاز مند محمد رفیق بمقام ڈنڈپور۔ ضلع سیالکوٹ۔ (۲) میرا بچہ عزیزم عبدالرشید بعمر پونے دو سال اکثر بیمار رہتا ہے۔ اب بعمر ۱۲ نومبر سے اسے بخار ہو رہا ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے زندگی اور تندرستی بخشے۔ اور خادم دین بنائے۔ احقر عبداللطیف احمدی صراف گوجرانوالہ۔ (۳) بندہ کی والدہ کچھ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ اور بندہ بھی بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ ایم محمد لطیف حاجی برادرز کالج روڈ سیالکوٹ شہر۔ میرا لڑکا کئی روز سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ اور بہت کمزور ہو گیا ہے۔ احباب دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ خاکسار امتہ الحفیظ اہلیہ ملک منظور احمد صاحب سیکنڈ لفٹیننٹ جہلم۔

یومیہ ۱۹۵۳ء

خدا تعالیٰ کے فضل سے سالہائے ماسبق کی طرح امسال بھی یومیہ ۱۹۵۳ء مفید اضافوں کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔ علاوہ دیگر ضروری امور کے ربوہ میں گاڑیوں کے اوقات آمد و رفت ربوہ سے بڑے بڑے سٹیشنوں تک (درجہ وار) شرح کرایہ کی فہرست بھی دی گئی ہے۔ دوستوں کی خواہش پر اب کی بار جیبی سائز (یعنی ۲۲×۱۸ / ۸) رکھا گیا ہے۔ خوشنما ٹائپ۔ کپڑے کی مضبوط اور خوبصورت جلد ہوگی۔ احباب اپنے لئے جلد ہی ریزرو کرائیں۔ قیمت کا اعلان بعد میں کر دیا جائیگا۔ اس دفعہ ترتیب دینے میں میں نے خود عملہ کی مدد کی ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ انشاء اللہ احباب اسے پسند فرماویں گے۔

(ناظر دعوت و تبلیغ)

مجلس خدام الاحمدیہ کے متعلق زمیندار کی صریح کذب بیانی (بقیہ صفحہ ۶)

اصل میں مولانا! آپ نے اس ریلی کا نقشہ کھینچا ہوگا جو آپ تحفظ ختم نبوت کے پچاس ہزار رضاکاروں کے لئے اپنے ذہن میں جمائے بیٹھے ہیں۔ ورنہ مجلس خدام الاحمدیہ تو چودہ سال سے قائم ہے۔ اور بارہ سالوں سے اپنا سالانہ اجتماع مرکز احمدیت میں کر رہی ہے۔ جس کا اپنا مرکزی دفتر ہے۔ اور الحمد للہ اب اپنا ماہانہ رسالہ ہے۔ اس کے سالانہ اجتماع کے پروگرام شائع شدہ ہوتے ہیں۔ غیر احمدی دوست بھی اس اجتماع کو آ کر دیکھتے ہیں لیکن آپ کو کوئی مسخرہ کان میں آ کر کہہ دیتا ہے کہ وہاں بندوقیں اور مشین گنیں اور نیزے اچھالے جا رہے ہیں۔ لیکن گورنمنٹ کے محکمہ سی۔ آئی۔ ڈی کو یہ معلوم نہ ہو سکا جس کے نمائندے ان دنوں یہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ ٹھیک ہے اخبار جو بیچنا ہوا۔ اور دیکھو نا روٹی بھی تو کھانی ہے۔ واقعی بڑی مجبوری ہے آپ کو سے روٹی تو کسی طور کمائے مچھندر

یہاں حفظ قرآن۔ مطالعہ احادیث اور دینی معلومات کے مقابلے ہوتے ہیں۔ اور "زمیندار" کے دفتر میں بیٹھ کر یہ خبر گھڑی جاتی ہے کہ وہاں بندوقوں مشین گنوں کا بھی مظاہرہ کیا گیا اور قارئین کو بتایا جاتا ہے کہ یہ خود الفضل کی خبر ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

ریلوے حکام کی توجہ کیلئے

۱۲۳/Up ٹرین لائلپور سے بوقت ۳ بجے علی الصبح چلتی ہے اور وزیر آباد ۱۰-۸ پر پہونچ جاتی ہے۔ جو مسافر سیالکوٹ کی طرف آنے جانے ہوتے ہیں ان کو وزیر آباد کم از کم ۱/۲ ۳ گھنٹہ ٹھہرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ وہاں سے ۱۶۵/Up ٹرین ۷/۱۰ پر چل کر ۸/۱۰ پر سیالکوٹ پہنچ جاتی ہے اور مسلسل دو گھنٹہ ٹھہرنے کے بعد وہی ٹرین ۱۶۶/Down سیالکوٹ سے ۱۰ بجے چل کر ۱۱/۲ پر وزیر آباد آتی ہے۔ اگر حسب دستور سابق ۱۶۵/Down وزیر آباد سے ۸/۴۵ پر چلائی جائے تو وہ سیالکوٹ قریباً ۹/۴۵ پر پہونچ جائے گی اور پھر وہاں سے ۱۶۶/Down اس وقت ۱۰/۱۵ پر چلائی جائے تو کوئی امر بظاہر قابل اعتراض نہیں ہے اور نہ ہی راولپنڈی اور لاہور کی طرف جانے والوں کو کوئی ناجائز تکلیف کا موجب ہوگا۔ امید ہے کہ ریلوے حکام اس جائز اور معقول درخواست پر ہمدردانہ غور فرما کر پبلک کو شکریہ کا موقعہ عطا فرمائیں گے۔

"قاسم الدین از سیالکوٹ"

خط و کتابت کرتے وقت اور منی آرڈر کوپن پر خریداری نمبر (یہ نمبر چٹ پر ہوتا ہے) ضرور لکھ دیا کریں۔ بغیر نمبر کے تعمیل مشکل ہے (مینجر الفضل)